جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب	:	دولت آپ کے قدموں میں
مصنف	:	ڈاکٹر نپولین ہل
ترجمہ	:	حسین انور
پبلشرز	:	فکشن ہاؤس
		18-مزنگ روڈ، لاہور
		فون:7249218-7237430
اہتمام	:	ظہور احمد خاں
کمپوزنگ	:	فکشن کمپوزنگ اینڈ گرافکس، لاہور
پرنٹرز	:	اکرم پرنٹرز، لاہور
سرورق	:	عباس
اشاعت	:	2006ء
قیمت	:	-/160روپے

فہرست

❍ پہلا باب

تعینِ مقصد 5

❍ دوسرا باب

اشتراکِ عمل 22

❍ تیسرا باب

جاذبِ نظر شخصیت 41

❍ چوتھا باب

یقین کی عملی حیثیت 68

❍ پانچواں باب

محنت کا پھل 84

❍ چھٹا باب

منظّم انفرادی جدوجہد 112

❍ ساتواں باب

تخلیقی تصور 130

❍ آٹھواں باب

تربیتِ نفس 143

❍ نواں باب

مربوط فکر 160

❍ دسواں باب

شکست اور اُس کے فوائد 177

❍ گیارہواں باب

وجدان (عملی سرگرمی) 191

❍ بارہواں باب

مرکوز توجہ 200

❍ تیرہواں باب

زرّین اصولوں پر عمل 207

❍ چودھواں باب

مشترکہ جدوجہد 216

❍ پندرہواں باب

وقتِ عزیز 222

❍ سولہواں باب

صحت 232

❍ سترہواں باب

عادت 240

❍ اٹھارہواں باب

دولت کا سرچشمہ 248

پہلا باب

تعین مقصد

ڈاکٹر ہل: مسٹر کارنیگی میری خواہش یہ ہے کہ آپ کچھ دیر کے لئے میرے ہمراہ زندگی کے اس عہد میں چلیں جب آپ ایک ممتاز شخصیت کے مالک نہ تھے۔ میں اس کی زندگی کے ان حالات کو قلم بند کرنا چاہتا ہوں جب آپ نے اپنی زندگی کے ابتدائی منازل میں قدم رکھا تھا۔ میں جانتا ہوں کہ اس وقت آپ ایک مل میں کام کرنے والے معمولی سے مزدور تھے اور اب کئی ملوں کے مالک ہیں۔ میں آپ سے یہی دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ آخر وہ کون سے اصول تھے جن پر عمل کر کے آپ نے زندگی میں اتنی عظیم کامیابی حاصل کی۔

میں یہ بھی جانتا ہوں کہ ابتدا میں آپ کے پاس نہ سرمایہ تھا نہ تعلیم تھی اور نہ اثرات تھے۔ پھر آپ کس طرح زندگی پر فتح پانے میں کامیاب ہو گئے۔

میں یہ تمام معلومات اس لئے حاصل کر رہا ہوں کہ اس کو ان لوگوں تک پہنچا دوں جو مفلس اور غریب ہیں وہ زندگی کی تاریک دلدل میں پھنسے ہوتے ہیں۔ اور بے بسی کے عالم میں ہاتھ پاؤں مار رہے ہیں۔ میرے خیال میں ایسے کامیاب انسانوں کے حالات قلم بند کر دیئے جائیں جنہوں نے بہت چھوٹی سی حیثیت سے زندگی شروع کی اور بام ترقی تک پہنچ گئے۔ تو یہ مفید معلومات ان بے سہارا انسانوں کے لئے سہارا بن سکیں گی کیونکہ میں یہ کتاب عوام کی فلاح و بہبود کے لئے لکھ رہا ہوں اس لئے آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ تمام رسمی چیزوں کو چھوڑ کر مجھ سے بالکل صاف اور واضح الفاظ میں گفتگو کریں تاکہ معمولی سے معمولی سمجھ بوجھ کا انسان اس سے واقف ہو کر اس پر عمل کر سکے۔

کارنیگی: مسٹر ہل میں آپ کی رائے سے پورا پورا اتفاق کرتا ہوں میں وہ تمام اصول بتانے

کو تیار ہوں جن پر عمل کر کے میں نے زندگی میں صحیح خوشی اور کامیابی حاصل کی ۔لیکن میری ایک شرط ہے اور وہ یہ ہے کہ آپ ان تمام اصولوں کو ایک فلسفہ کی شکل میں مرتب کریں تا کہ جو لوگ اس سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں وہ آسانی سے اس کو سمجھ کر اس پر عمل پیرا ہو سکیں۔

میرا مقصد یہ ہے کہ میں اپنی اس ''دولت'' کو ذرا سلیقہ سے تقسیم کرنا چاہتا ہوں۔ وہ ''دولت'' جو میں نے روپیہ اور پیسہ کی شکل میں حاصل کی وہ ہمیشہ خرچ ہوتی رہتی ہے اور کچھ عرصہ کے بعد ختم ہو جائے گی۔ کیونکہ دولت چلتی پھرتی چھاؤں ہے۔لیکن میرا یہ ''سرمایہ'' جو تجربات کی شکل میں میرے ذہن میں محفوظ ہے ہمیشہ باقی رہے گا۔ میں چاہتا ہوں کہ اپنے اس سرمایہ کو بنی نوع انسان کی فلاح و بہبود کے لئے وقف کر دوں۔ میں آپ کی امداد کرنے کو تیار ہوں لیکن شرط یہ ہے کہ آپ اس سلسلہ میں میرے ہی حالات اور تجربات پر اکتفا کریں بلکہ آپ دنیا کے دوسرے کامیاب انسانوں کی زندگی کے حالات بھی جمع کریں اور میرے تجربات کا دوسرے لوگوں کے تجربات سے موازنہ کریں تا کہ آپ دنیا کے سامنے ایک ایسا ''نظریہ حیات'' پیش کریں جو مختلف مذاق اور مختلف پیشہ لوگوں کے لئے قابل عمل ہو سکے میرے خیال میں اس قسم کے تجربات کی فلسفیانہ تشکیل سے یہ اندازہ لگانا آسان ہوگا کہ کونسے اصول ہماری زندگی کو کامیاب بنانے میں ہماری رہنمائی کر سکتے ہیں۔

ڈاکٹر ہل: مسٹر کارنیگی! مجھے آپ کی شرائط منظور ہیں۔ آپ یقین رکھئے کہ میں اس کام کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں اپنی پوری صلاحیتوں کو کام میں لانے کی کوشش کروں گا۔ آپ کو میری ذات پر جو اعتماد ہے وہ ہی میری ہمت افزائی کے لئے کافی ہے۔

کارنیگی: اچھا تو سنیے، زندگی کو کامیاب بنانے کے سترہ بنیادی اُصول ہیں اور ہر کامیاب انسان کے لئے ان اصولوں پر عمل کرنا ضروری ہے۔ سب سے پہلے میں ان بنیادی اصولوں میں سے اس اصول کو پیش کروں گا جو اس میں سب سے زیادہ اہم ہے۔ یہ اصول اس لئے سرِ فہرست ہے کہ اس کے بغیر کوئی دوسرا اصول قابلِ عمل نہیں ہو سکتا۔

یہ اصول ''تعین مقصد'' ہے۔

دنیا کے کسی بھی کامیاب انسان کی زندگی کا مطالعہ کیجئے آپ بالآخر اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ ان میں تقریباً ہر ایک نے شعوری طور پر اس اصول پر عمل کیا ہے۔یعنی یہ کہ اس کا کوئی مقصد تھا۔

جس کے حصول کے لئے اس نے کافی جدوجہد کی۔اس نے اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے اپنی تمام صلاحیتوں سے کام لیا، اور کامیاب ہوا۔

دوسرے بڑے لوگوں کی طرح میرا مقصد زندگی یہ تھا کہ میں لوہے کا کاروبار سنبھالوں اور اس طرح تجارتی دنیا میں اپنا سکہ جماؤں۔ یہ خیال اس وقت میرے ذہن میں پیدا ہوا جب میں ایک کارخانہ میں بحیثیت مزدور کام کرتا تھا۔ رفتہ رفتہ میری یہ آرزو ایک خواہش میں تبدیل ہوگئی ہر وقت میں اسی خیال میں گم رہتا تھا کہ کس طرح اپنی اس خواہش کو عملی شکل میں ڈھالوں۔ یہ خیال رات کو سوتے وقت اور دن کو دفتر میں کام کرتے وقت مجھے ستاتا رہتا تھا۔ کچھ عرصہ بعد میری یہ عجیب سی خواہش جنون کی شکل اختیار کرگئی۔ یہ یاد رکھئے کہ مقصد میں کامیابی اس وقت سے شروع ہوتی ہے۔ جب اس کو حاصل کرنے کا سودا آپ کے سر میں سما جائے۔ آپ ذرا خواہش اور جنون کے فرق پر غور کیجئے دنیا میں کون ایسا انسان ہے جو اپنی زندگی کو کامیاب دیکھنا نہیں چاہتا۔ کون یہ نہیں چاہتا کہ دنیا کی تمام آسائشیں اور آرام اس کو میسر ہو جائیں۔ ان تمام خواہشات میں روپیہ، شہرت اور عزت سب سے اہم ہے۔ ہم میں سے بیشتر حضرات صرف خیالی پلاؤ پکاتے ہیں۔ ایسے لوگ آرزوؤں کے شیش محل بناتے ہیں۔ اس کے برعکس کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو یہ جانتے ہیں کہ وہ زندگی سے کیا حاصل کرنا چاہتے ہیں، اسی قسم کی خواہشات کا شکار بنتے ہیں۔ لیکن ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ خواہشات کا شیش محل بنانے والا انسان اپنی غفلت سے خود ہی اس کو گرا دیتا ہے۔ لیکن ایک عملی انسان اپنی خواہش کو ایک جنون میں اور اپنے جنون کو ایک مقصد کے حصول کے لئے استعمال کرتا ہے۔ ایسی صورت میں یہ بات لازمی ہے کہ عملی انسان اپنی خواہشات کا ذکر دوسرے لوگوں سے کرے اور ان سے اس سلسلہ میں امداد طلب کرے!

دوسرے لوگوں کے اشتراک کے بغیر دنیا کے کسی اہم مسئلہ میں کامیابی ممکن نہیں۔ آگے چل کر میں یہ بات آپ کو تفصیل سے بتاؤں گا کہ دنیا کے بڑے لوگ کس طرح اپنے مقصد کی تکمیل کے لئے دوسرے لوگوں کے اشتراک عمل پر آمادہ کر لیتے ہیں۔

ڈاکٹر ہل: مسٹر کارنیگی! آپ کو اپنے مقصد کو پورا کرنے کے لئے یقیناً سرمایہ کی ضرورت ہوتی ہوگی۔ بلکہ اس کو یوں کہنا چاہئے کہ آپ نے ایک بڑا سرمایہ لگا کر اس کاروبار کو شروع کیا ہوگا میں جانتا ہوں کہ آپ کے پاس روپیہ نہ تھا پھر آپ نے اتنا سرمایہ کس طرح حاصل کیا۔ یہ سوال

بہت اہم ہے میں چاہتا ہوں کہ آپ اس کا مفصل جواب دیں کیونکہ تقریباً ہر انسان جب اس منزل میں قدم رکھتا ہے تو وہ یہ ہی سوچتا ہے کہ اگر اس کے پاس کچھ سرمایہ ہوتا تو وہ اپنے مقصد میں ضرور کامیاب ہو جاتا۔

کارنیگی: غربت کا امارت کی طرف پہلا قدم اپنے اندر بے شمار مشکلات کو لئے ہوئے ہوتا ہے اپنے بیان کی وضاحت کے لئے میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ تمام دولت اور مادی فوائد جو انسان اپنی کوشش خاص سے حاصل کرتا ہے۔ اس کی ابتدا اور نشو ونما ذہن کے اس حصہ میں ہوتی ہے جہاں وہ اپنے مقصد کا ہلکا سا خاکہ تیار کرتا ہے۔ شروع میں یہ خاکہ بہت مدھم ہوتا ہے لیکن زیادہ غور و خوض کے بعد یہ زیادہ واضح شکل میں ہمارے ذہن میں بیٹھ جاتا ہے۔ رفتہ رفتہ یہ تصور بڑھتا ہے اور جب اس میں کافی شدت پیدا ہو جاتی ہے تو وہ ہمارے شعور سے وہ تصور انسان کے اعمال کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔ اس کتاب کے ختم کرنے سے پہلے میں متعدد مرتبہ ''لاشعور'' کا ذکر کروں گا چونکہ یہ ایک ایسی قوت کا خفیہ خزانہ ہے جس سے بہت کم لوگ واقف ہیں یہ ایک حقیقت ہے کہ دنیا کی تمام بڑی کامیابیوں کا انحصار ''لاشعور'' ہی پر ہے۔

اب میں آپ کے سامنے اپنی زندگی کے تجربات اور واقعات پیش کرنا چاہتا ہوں۔ اس سلسلہ میں سب سے اہم بات یہ بھی ہے کہ میں نے غربت سے امارت کی طرف پہلا قدم کس طرح اٹھایا۔ یہ داستان چونکہ بڑی دلچسپ اور اہم ہے اس لئے مجھے یقین ہے کہ آپ اس کو پوری توجہ سے سماعت فرمائیں گے۔

سب سے اہم بات یہ تھی کہ میں اپنے مقصد سے اچھی طرح واقف بنا، میں لوہا بنانا چاہتا تھا یہ خواہش میرے دل میں جنون کی حد تک بڑھ گئی تھی اس سے میری مراد یہ ہے کہ اس خواہش نے مجھے حصول مقصد کے لئے دن رات گھومنے پھرنے پر مجبور کر دیا یہ ہی میرا پہلا قدم تھا۔ اس کے بعد میں نے دوسرا قدم یہ اٹھایا کہ اپنے خیالات کو ایک دوسرے مزدور پر ظاہر کر دیا۔ وہ میرا رفیق تھا، میرا ہم پیشہ تھا۔ میری طرح غریب تھا۔ مگر ان تمام باتوں کے باوجود اس میں میری اسکیم کو سمجھنے اور اس کو قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھنے کی پوری پوری صلاحیت تھی۔ اس لئے میرے خیالات کی تائید کی اور اس طرح میرا ایک مفید ساتھی بن گیا۔ اس کے بعد ہم دونوں نے اپنی مشترکہ جدوجہد سے دو اور افراد کو اپنی اس مختصر سی جماعت میں شامل کیا۔ یہ لوگ بھی ہمارے خیالات سے متحد

تھے۔اور ہمارے لئے مفید ہو سکتے تھے۔شروع میں یہ ہی مختصر سی جماعت ہمارے تمام معاملات میں مرکزی حیثیت رکھتی تھی۔بعد میں ہمارے ممبران کی تعداد بیس تک پہنچ گئی۔یہ ہی وہ افراد تھے جنہوں نے اپنی مشترکہ جدوجہد سے مجھ کو ایک معمولی مزدور سے اٹھا کر اس جگہ پر پہنچادیا۔

یہ کہنا لا حاصل ہے کہ اس جماعت کے ہر ممبر نے صرف میری دولت وعزت میں ہی اضافہ نہیں کیا بلکہ خود اپنی زندگی کو پہلے سے ہزار گُنا کامیاب اور بہتر بنا لیا۔ہم نے اپنی اس متحدہ جدوجہد سے اس بات کی کوشش کی کہ ہم زیادہ سے زیادہ آدمیوں کو اپنا ہم خیال بنائیں۔ہم نے ان کو اس بات پر بھی آمادہ کیا کہ وہ زیادہ سے زیادہ سرمایہ لگا کر ہمارا ہاتھ بٹائیں۔اور ہماری خواہشات کو پورا ہونے کا موقع دیں۔یہ تمام کامیابی صرف چندافراد کی مشترکہ جدوجہد کا ایک ادنیٰ کرشمہ تھا۔میں بعد میں مشترکہ جدوجہد (اشتراک عمل) کی تشریح کروں گا۔سردست میں آپ کو اس مقام کی نشان دہی کرانا چاہتا ہوں۔جہاں سے میں نے اپنا سفر شروع کیا تھا۔

ڈاکٹر ہل: مسٹر کارنیگی! کیا میں آپ کی گفتگو سے یہ نتیجہ اخذ کرسکتا ہوں کہ ''تعین مقصد'' قدرتی طور پر ہے انسان کے لئے ترقی وکامرانی کی نئی نئی راہیں کھول دیتا ہے؟

کارنیگی! اس سلسلہ میں میرا مشورہ یہ ہے کہ آپ دنیا کے ایسے تمام انسانوں کی زندگی کا مطالعہ کریں۔جو زندگی میں کامیاب رہے ہیں۔جب آپ فلسفہ کامرانی کا بغور مطالعہ کریں گے تو آپ اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ ہر کامیاب انسان نے اپنی زندگی کو کم وبیش اسی طریقہ سے شروع کیا۔جس طرح میں نے اپنی جدوجہد کا آغاز کیا تھا۔یعنی یہ کہ وہ ایک خاص مقصد کو حاصل کرنے کے لئے ایک مخصوص طریقہ پر عمل کرتے تھے۔اسی ضمن میں سب سے زیادہ دلچسپ بات یہ ہے، کہ کامیاب انسان بظاہران لوگوں سے زیادہ جدوجہد نہیں کرتے جو ناکام رہتے ہیں۔

بعض لوگوں کے نزدیک یہ بات بڑی تعجب خیز ہے کہ اکثر وہ لوگ زندگی میں زیادہ کامیاب ثابت ہوتے ہیں جنہوں نے یا تو بالکل تعلیم حاصل نہیں کی یا اگر کی تو بہت کم اور اس کے برعکس انتہائی اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگ ہم کو ہر جگہ ناکامی کا شکار نظر آتے ہیں۔اگر آپ ان لوگوں کی زندگی کا بغور مطالعہ کریں تو آپ اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ دنیا میں کامیابی صرف مثبت اندازفکر سے پیدا ہوتی ہے۔کیونکہ یہ ہی ایک ایسا واحد طریقہ ہے جس کے ذریعہ فطرت انسان کو اس بات پر مجبور کرتی ہے کہ وہ اپنے مقاصد کی تکمیل کے لئے جدوجہد کرے۔''اندازفکر'' ہی وہ خوبی ہے۔جو